26/1/08

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم   وعلی عبدہ المسیح موعود

میرے پیارے مصلح الموعود و غلام مسیح الزمان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کافی انتظار کے بعد حضور کا فورڈ نامہ خط مورخہ 25/1 کو وصول پایا

دلی تسکین ملی۔ میری دعا ہے کہ مولا کریم آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ ساتھ

لمبی اور کام کرنے والی عمر عطا فرمائے ۔۔ احمدیت کا جھنڈا تمام دنیا میں

حق و انصاف اور آزادی کے ساتھ لہرایا جائے۔ آمین ثم آمین

حضور نے اس Contradiction کو جو کہ حضور نے میرے احمدیوں کی چندہ کے بارے میں دور کرنا ہے

اپنی ویب سائٹ پر لگانے کی اجازت چاہی ہے تو میں تو صرف

یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حضور جب سب سمجھیں کریں۔ میرے تو آپ

نے ٹائپ میں لکھ کر آپ بھیج دیا ہے تو پھر اجازت کی بات ہے کیا؟

من نہ آنم کہ روز جنگ بینی پشت من

آں منم کا اندر میان خاک و خون بینی سرے

میں دعا کرتا ہوں کہ مولا کریم حضرت مرزا مسرور احمد صاحب اور ان کے ساتھیوں کو ہوش دے

ناحق کے مارنے اور خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کی توفیق پائیں۔

میں آپ کی توجہ تذکرہ صفحہ 269 جہاں اللہ تعالیٰ آپ کے بارے حضرت مسیح موعود کو الہام

کرتا ہے انی مع الفقار اتیک بغتۃ ۔ فٹ نوٹ کر 3 میں لکھا ہے ترجمہ ۔ میں خدا کے ذوالفقار

کے ساتھ ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ معنوی تحریف کی کوشش کی گئی ہے (تذکرہ ایڈیشن ششم 2006 از قادیان)

میرے ایک رشتہ دار نے امریکہ سے فون کیا اور مجھے گلہ کیا کہ ظفر صاحب جماعتی وقار عمل کو چھوڑ کر چلے جانے والا

کام ہے اپنی کسی تنقید میں کیا جماعت اچھا کام کرتی ہے؟

آخر میں آپ میرے لیے درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے محبت والا انشاء اللہ عطا کرے۔ ویسے جب سے آپ

سے تعلق ہوا ہے میرے اللہ نے مجھے بڑی ہمت اور قوت عطا کر دی ہے کہ باوجود ... اور جماعت کی مخالفت

میں اپنے آپ کو تنومند اور جوان محسوس کرتا ہوں۔ شکریہ آپ کی دعاؤں کا۔

والسلام

[redacted]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

نظامِ جماعت میں ''وقارِ عمل'' کی حقیقت

اُجِیۡبَتۡ دَعۡوَتُکُمَا۔اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔(تذکرہ چہارم ایڈیشن صفحہ ۶۳۰)

تم دونوں کی دُعا قبول کی گئی۔یقیناً اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے

اِنِّیۡ مَعَ الۡغَفَّارِ۔اٰتِیۡکَ بَغۡتَۃً (تذکرہ چہارم ایڈیشن صفحہ ۲۶۹)

میں غفار کیساتھ ہوں۔تیرے پاس اچانک آؤں گا

محترم جناب ڈاکٹر عبدالغنی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکا تہٗ۔

آپ کا مورخہ ۲۶ / جنوری ۲۰۰۸ء کا لکھا ہوا خط خاکسار کو مل گیا ہے۔آپکے خط اور آپکی دعاؤں کیلئے آپکا شکریہ۔جزاکم اللہ۔''وصیتی چندہ'' کی حقیقت سے متعلق خاکسار نے جو آپ کو خط لکھا تھا،خاکسار اس میں سے آپ کا نام حذف کر کے اِسے ''افادۂ عام'' کے لیے اپنی ویب سائٹ پر لگا دے گا۔اِنشاءاللہ تعالیٰ۔آپ نے لکھا ہے:۔''میرے ایک رشتہ دار نے امریکہ سے فون کے دوران مجھے گلہ کیا کہ غفار صاحب جماعتی وقارِ عمل کو چوہڑوں چماروں والا کام ہے اپنی کسی تنقید میں کہا جب کہ جماعت اچھا کام کرتی ہے؟''اس سلسلہ میں آپ کے عزیز کے آگے چند گذارشات پیشِ خدمت ہیں۔

(۱) میرے لیے یہ بات بہت خوش آئند ہے کہ آپ کے عزیز نے جو ظاہر ہے میری ویب سائٹ (الغلام ڈاٹ کم) کے ایک قاری بھی ہیں،انہوں نے اعتراض کی ایک بات کی یا یہ سوال اُٹھایا ہے کہ میں نے اِقراء پروگرام کے ''اعلانِ عام'' میں افرادِ جماعت کیلئے چوہڑے چمار کا لفظ استعمال کیا ہے۔میرا چونکہ مصلح موعود ہونے کا دعویٰ ہے اور مصلح کا مطلب ہی اصلاح کرنے والا ہوتا ہے تو یہ تو بڑی اچھی بات ہے کہ کسی نا کسی بہانے خاکسار کو اپنے فرضِ منصبی کی ادائیگی کا موقع ملتا رہتا ہے۔اور یقینیاً یا اس قسم کے مواقع اعتراضات اور سوالات ہی کی صورت میں انسان کو میسر آتے ہیں۔آنحضورﷺ نے سوال کو نصف علم سے تعبیر فرمایا ہے۔کہ اس سے بہت ساری اُلجھی ہوئی گُھتیاں سُلجھتی ہیں۔بہت سارے سوالات کا جواب ملتا ہے۔بہت سارے خدشات دور ہوتے ہیں۔مگر بدقسمتی سے اسے ہمارے ہاں یعنی''حقیقی اسلام'' کی چاردیواری میں ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ماسوا بے ضرر سے سوالوں کے اور وہ بھی دربانوں کی موجودگی میں اور رُعب داب والے ماحول میں۔حالیہ جماعتی تاریخ میں اس کی سب سے بڑی مثال خود خاکسار کی اپنی ہے۔۔۔۔

(۲) جیسا کہ خاکسار نے ''اعلانِ عام'' میں بھی ذکر کیا ہے کہ بانئ سلسلہ احمدیہ نے ہم سے جہاد بالسیف چھڑوا کر ہمارے ہاتھوں میں ''قلم'' تھمایا تھا۔آپؑ نے فرمایا تھا کہ آج کا دور علمی دور ہے نہ کہ سیف کا۔آج جو علم سے دانش گاہوں کو فتح کریں گے وہی دنیا پر غالب آئیں گے۔کیا برصغیر کے ''چوہڑے چمار'' (خاکروب) یورپ کی علمی درسگاہوں میں پیدا ہونیوالے پروفیسروں،دانشوروں اور سائنس دانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔؟ ہرگز نہیں۔مزید یہ کہ آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اعلان فرمایا تھا ''اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔'' (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹) آپؑ کا اپنے مریدوں کے ہاتھوں میں قلم پکڑوانے کا مقصد یہ تھا کہ آپ کی جماعت علم وحکمت کے میدان میں امام بنے۔لیکن آپؑ کی وفات کے بعد ہم احمدیوں پر کیا ظلم ہوا؟؟ آپؑ کے بیٹے جناب خلیفہ ثانی صاحب نے ہمارے ہاتھوں سے ''قلم'' لے کر یعنی ہمیں آزادی ضمیر اور اس کے اظہار سے یکسر محروم کر کے ہمارے ہاتھوں میں ''وقارِ عمل'' کے نام پر جھاڑو پکڑا دیا۔ظاہر ہے ''قلم'' سے دیدہ ور اور دانش ور پیدا ہوتے ہیں جبکہ ''جھاڑو'' پست ذہن کے لوگ یعنی چوہڑے چماروں کو جنم دیتا ہے۔ایسا کرنے سے خلیفہ ثانی صاحب کا مقصد یہ تھا کہ وہ خلافت کے نام پر اپنے خاندانی اقتدار کو دوام دینے کیلئے ہم احمدیوں پر ہر قسم کے غیر اخلاقی اور جبری نظام نافذ کر سکیں۔یاد رہے کہ جن قوموں کے ذہن زندہ ہوتے ہیں وہ کسی جبری اور غیر انسانی نظاموں کو قبول نہیں کیا کرتیں لیکن جن کی جان،مال اور عزت کیساتھ ساتھ ذہن بھی لُوٹ لیے جائیں تو وہ دراصل زندہ لاشیں بن جایا کرتی ہیں اور حکام اُن پر جس قسم کے نظام چاہیں لاگو کر سکتے ہیں۔کیا آج افرادِ جماعت احمدیہ کا یہی المیہ نہیں ہے؟؟؟

دوسرا یہ کہ میں نے چوہڑے چمار کا لفظ احبابِ جماعت کیلئے استعمال نہیں کیا بلکہ وہ جملہ کچھ یوں تھا کہ ''کیا آپ سمجھتے ہیں وقارِ عمل کے نام سے چوہڑوں چماروں والے کام

کر کے ہم اپنے مذکورہ مقصد کو پا سکتے ہیں؟'' گویا یہاں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ''چوہڑوں چماروں والے کام'' نہ کہ چوہڑے چمار۔ میں نے تو درحقیقت ایک المیّہ کا رونا رویا ہے ۔اور ہمیں اس المیّے سے دوچار کر نیوالا خود ہمارا اپنا نظام جماعت ہے۔ جس کی موجودگی میں ایک عام احمدی عصرِ حاضر یا روحِ عصر کے تقاضے پورے کرنے سے قاصر نظر آتا ہے۔ آپ نے یقیناً ایک ایسے درخت کو بھی دیکھا ہوگا جس پر''اکاس بیل'' قبضہ جما لیتی ہے۔اور پھر رفتہ رفتہ اس کا سارا حسن اُس کا جوبن اُس کا رنگ رُوپ اور ہریالی چُوس لیتی ہے۔ کچھ یہی مثال اس فرقہ کے لوگوں کی ہے جس پر نظام نے اپنا تسلّطِ تام حاصل کر لیا ہے۔ ورنہ آج ہمارے پاس ایک ڈاکٹر عبدالسلام نہیں سینکڑوں ہزاروں ایسے باکمال وجود موجود ہوتے جو اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیتے۔ مگر جب ہمیں آزادی ضمیر اور اسکے اظہار سے محروم کر کے ہمارا اپنا ہی منہ اور سر بند کر دیا گیا تو بھلا ایسے میں ہم کسی دوسرے کا منہ کیسے بند کرتے؟؟

(۳) اس قسم کے الفاظ خود بانئے سلسلہ احمدیہ نے بھی استعمال فرمائے ہیں۔لیکن اس سے مقصود کسی کی تضحیک نہیں بلکہ کیفیت کا بیان تھا۔ مثلاً آپؑ فرماتے ہیں:۔''صرف سچے خوابوں کا آنا تو کافی نہیں کہ یہ تو چوہڑے چماروں کو بھی آجاتے ہیں۔''(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۷) ''وقارِ عمل'' کی حقیقت بیان کرتے ہوئے اگر میں نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں تو اس میں کیا مضائقہ ہے؟؟

(۴) شاید آپ کو یاد ہو جناب خلیفہ ثانی صاحب نے تو باقاعدہ اس مضمون کا ایک اشتہار شائع کروایا تھا جس کا عنوان تھا''مجھے آپکی تلاش ہے''۔اگر وہ اشتہار کبھی آپ کی نظر سے گزرا ہو تو اُسے ضرور پڑھنا (اگر مجھے ملا تو میں اُسے سائیٹ پر بھی لگا دوں گا۔ اگر کسی احمدی دوست کے ریکارڈ میں مذکورہ اشتہار موجود ہو تو وہ برائے مہربانی مجھے بھجوا دیں۔ممنون ہوں گا) اور پھر بتانا خلیفہ ثانی جو''مصلح موعود'' ہونے کے بھی مدعی تھے،انہیں علی الرغم قرآن کے عالموں،محدثوں اور سائنس دانوں وغیرہ کے کس قسم کے لوگ درکار تھے؟ اور اُن کو کیا نام دیا جا سکتا ہے؟ یہ درحقیقت احمدیوں کی ذہنیت اور اُنکی فکر و نظر کو دانستہ پستی کی طرف دھکیلنے کا ایک سوچا سمجھا منصوبہ تھا اور آج ہم اُسی کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ہمیں چوہڑے چمار کے لفظ پہ تو اعتراض ہے مگر جن لوگوں نے ہمیں آج بے دام غلام بنایا ہوا ہے اُن کے ہم ہاتھ چومتے ہیں۔نذرانے دیتے ہیں۔اور مارے ڈر خوف کے یہ سوال جماعت کے بڑوں سے نہیں پوچھتے کہ عبدالغفار جنبہ نے جو سوال اُٹھایا ہے،جس موضوع کو لیا ہے،جو دعویٰ کیا ہے اس کا جواب کیوں نہیں دیتے؟؟؟

(۵) وقارِ عمل کا مفہوم بنتا ہے ایسا کام جو وقار والا ہو۔ جب ہم صفائی اور گندگی اُٹھانے والا کام کریں گے تو اس میں وقار کا پہلو کہاں سے آئے گا۔ برصغیر میں ایسا کام کرنے والوں کو چوہڑے چمار کہا جاتا ہے نا کہ انجینئر،ڈاکٹر یا پروفیسر۔دوسری بات یہ کہ اگر یہ ایسا ہی وقار والا کام ہے تو خاندانِ اقدس کو اس اعزاز اور وقار سے کیوں محروم رکھا جا رہا ہے؟ ہم نے آپ نے یا جماعت کی کثیر تعداد نے کبھی بھی''وقارِ عمل'' کرتے ہوئے انہیں اپنے ساتھ گلیاں اور نالیاں صاف کرتے نہیں دیکھا ہوگا۔اور نہ ہی مغرب میں سال نو کے موقع پر جلے ہوئے پٹاخوں اور شراب کی بوتلوں اور ڈبوں وغیرہ کو اُٹھاتے ہوئے انہیں دیکھا ہوگا۔ کیا ایک عام احمدی کو عزتِ نفس کی ضرورت نہیں؟؟ ندرتِ خیال سے انہیں تہی رکھنا ہی کیا جماعت کی ضرورت ہے؟؟

(۶) اگر آپ احباب نے جماعتی عہد کی عبارت کو بغور دیکھا یا پڑھا ہو تو آپ کو محسوس اور معلوم ہوگا کہ نظامِ جماعت کو کس قسم کے لوگوں کی ضرورت ہے؟ جن کی نہ اپنی جان ہو نہ عزت اور نہ اُن کا مال وغیرہ نہ ذہن سوچ نہ سمجھ و عقل وغیرہ۔کیا وہ لوگ جنہیں اُن کی جان،عزت،مال،ذہن،سوچ اور سمجھ و عقل سے محروم کر دیا جائے''چوہڑے چمار'' نہیں بن جاتے؟؟؟

(۷) آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''اختلافُ اُمتی رحمۃ'' '' کہ میری امت میں اختلاف باعث رحمت ہوگا۔لیکن اگر معترض سمجھتے ہیں کہ بانئے سلسلہ احمدیہ کی روحانی ذریت کو وقارِ عمل کے بھیس میں چوہڑے چمار نہیں بنایا گیا تو وہ اپنے جماعتی سیٹ اَپ (set up) میں حکام بالا کے آگے اپنا کوئی اختلافی نقطہ نظر ظاہر کریں تو پھر انہیں خود بخود پتہ چل جائے گا کہ وہ کیا اور اُن کی اوقات کیا ہے؟؟

محترم جناب ڈاکٹر عبدالغنی صاحب:۔آپ کے چند دیگر سوالات جو آپ نے بذریعہ ای میل مجھے بھجوائے ہیں اُنکے جوابات درجِ ذیل ہیں۔

سوال نمبرا:۔ پندرھویں صدی ہجری کا مجدد عالم اسلام کا چودھواں مجدد ہے یا کہ پندرھواں؟؟

Dear Ghaffar I could say at q,4 art 34 it mention

your 14thmujadid   &n bsp; asper Mohammadiat. istd 15th.

الجواب۔مکرم جناب ڈاکٹر عبدالغنی صاحب:۔آپ نے میرے مضمون (article) نمبر ۳۴ کے سوال نمبر۴ کی طرف میری توجہ مبذول کروائی ہے کہ میں نے اس میں پندرھویں صدی ہجری کے مجدد کو چودھواں مجدد لکھا ہے۔آپ کے اس خیال سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ پندرھویں صدی ہجری کے مجدد کو عالم اسلام کا پندرھواں مجدد سمجھتے ہیں۔خاکسار جواباً

عرض کرتا ہے کہ پندرھویں صدی ہجری کا مجدد عالم اسلام کا چودھواں مجدد ہی ہے۔ وہ اس طرح کہ پہلی صدی ہجری تو آنحضرتﷺ یعنی نبوت کی صدی تھی۔ پھر دوسری صدی ہجری کا پہلا مجدد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ تھے اور اسی طرح تیسری صدی ہجری کے دوسرے مجدد حضرت امام شافعیؒ تھے۔ اس حساب سے چودھویں صدی ہجری کے عالم اسلام کے تیرھویں مجدد (مجدد اعظم یعنی مجدد الف آخر، مہدی و مسیح موعودؑ) بانئے سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے اور اس طرح پندرھویں صدی ہجری کے عالم اسلام کے چودھویں مجدد حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے موعود زکی غلام یعنی مصلح موعود ہیں۔

سوال نمبر۲:۔ آپ کا سوال ہے کہ خاکسار ''اِنِّی مَعَكَ یَا مَسْرُوْ'' الہام کی تشریح کرے؟

I am verymuch thankfull for your reply to myletter and again shall

be gratefull if you kindly shed some light Inneemaaka ya masroor

اِنِّی مَعَكَ یَا مَسْرُوْرُ

الجواب۔ عرض ہے کہ ۲ر دسمبر ۱۹۰۷ء کے بعد اور ۲۰ر دسمبر ۱۹۰۷ء سے پہلے دسمبر کی کسی تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر اُٹھارہ (۱۸) الہامات نازل فرمائے تھے۔ اور یہ الہامات تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۶۳۰ پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس الہام اِنِّی مَعَكَ یَا مَسْرُوْرُ کے متعلق خاکسار نے ایم ٹی اے پر مولوی دوست محمد شاہد صاحب کے ایک انٹرویو (Interview) میں سُنا تھا۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ انہوں نے کچھ اس طرح بیان کیا تھا کہ ایک رات کو میرے ذہن میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا یہ الہام اِنِّی مَعَكَ یَا مَسْرُوْ آیا تو اگلے دن میں نے اس الہام کو دربارِ خلافت میں بذریعہ ای میل پیش کر دیا وغیرہ۔ بعدازاں نظام جماعت نے حضورؑ کے اس الہام کی خوب تشہیر کی۔ اب سوال یہ ہے کہ مورخِ احمدیت کا اس الہام کو دربارِ خلافت میں پیش کرنے کا مقصد کیا تھا؟ پہلا مقصد تو غالباً اُن کا یہ ہوگا کہ وہ خلیفہ خامس کو دکھا سکیں کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے اس الہام میں آپ کا نام یعنی مسرور موجود ہے اور اس طرح افرادِ جماعت کو قائل کیا جاسکے گا کہ آپ خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ ہیں۔ دوسرا مقصد غالباً اِن کا اپنے دنیاوی مفادات کا تحفظ کرنا اور اپنے اور اپنے خاندان کو دربارِ خلافت میں منظورِ نظر بنانا ہوگا۔

اس عاجز کے خیال میں اس الہام میں مرزا مسرور صاحب کا ذکر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو ہی مسرور کہا ہے اور اس نام سے آپؑ کو ہی پکارا ہے۔ یاد رہے کہ صرف نام کی مماثلت سے کوئی احمدی کسی الہام کا مصداق نہیں بن سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی احمدی کو حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے کسی الہام کا مصداق بنانا ہوتا ہے تو وہ باقاعدہ دلیل کیساتھ بناتا ہے۔ اگر مورخِ احمدیت نے اس الہام کو دربارِ خلافت میں اس غرض سے پیش کیا تھا کہ اس میں مرزا مسرور صاحب کے نام کا ذکر ہے اور وہ اس الہام کے مصداق ہیں تو وہ اس کی دلیل بھی پیش کرتے؟ یا اگر مرزا مسرور احمد صاحب سمجھتے ہیں کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے اس الہام میں اُن کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُن پر اس کا انکشاف فرمایا ہے کہ وہ اس الہام کے مصداق ہیں تو وہ بھی اپنے کسی خطبہ میں اسکی دلیل پیش کرتے؟ لیکن آج تک نہ مورخِ احمدیت نے اسکی کوئی دلیل پیش کی ہے اور نہ ہی مرزا مسرور احمد صاحب نے اپنے کسی خطبہ میں اِس کا اعلان کیا ہے۔ لہٰذا اس سے ثابت ہوا کہ مورخ احمدیت کا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے اس الہام کو دربارِ خلافت میں پیش کرنے اور نظامِ جماعت کا اس الہام کو خوب اُچھالنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ احمدیوں کو جنہیں پہلے ہی آزادی ضمیر اور اس کے اظہار سے محروم کر کے ذہنی طور پر بانجھ بنا دیا گیا ہے باور کرایا جاسکے کہ مرزا مسرور احمد خدا کے بنائے ہوئے خلیفے ہیں۔ جبکہ امرِ واقع یہ ہے کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے اِس الہام میں نہ مرزا مسرور احمد صاحب کا ذکر ہے اور نہ ہی وہ خدا کے بنائے ہوئے خلیفے ہیں کیونکہ انہیں تو جناب خلیفہ رابع صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۹۷ء میں اپنا جانشین یعنی خلیفہ خامس نامزد کر دیا تھا۔ مذکورہ خطبہ ۵ر مارچ ۱۹۹۸ء کے الفضل ربوہ میں (بھی) شائع ہوا۔

یہاں پر مورخِ احمدیت یا کوئی اور احمدی خاکسار سے بھی یہ سوال کرسکتا ہے کہ جناب آپ (یعنی اس عاجز) نے بھی تو حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے ایک الہام اِنِّیْ مَعَ الْغَفَّارِ۔ اٰتِیْكَ بَغْتَةً۔ (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۲۶۹) کا حوالہ دیا ہوا ہے؟ کیا حضورؑ کے اس الہام میں آپ کی طرف اشارہ ہے؟ اور اگر آپ ایسا سمجھتے ہیں تو آپکے پاس اسکی دلیل کیا ہے؟ اِنِّیْ مَعَ الْغَفَّارِ۔ اٰتِیْكَ بَغْتَةً۔ الہام پر کچھ عرض کرنے سے پہلے خاکسار حضرت مہدی و مسیح موعود پر دسمبر ۱۹۰۷ء کی کسی تاریخ کو نازل ہونیوالے اُٹھارہ (۱۸) الہامات میں سے نویں نمبر پر درج الہام (اُجِیْبَتْ دَعْوَتُكُمَا۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ ترجمہ۔ تم دونوں کی دُعا قبول کی گئی۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔) کے متعلق کچھ عرض کرتا ہے۔ خاکسار نے ۱۹۷۷ء میں ایک خواب دیکھی تھی اور اس خواب کے دیکھنے سے چند ماہ پہلے اللہ تعالیٰ نے کچھ منظوم دعائیہ اشعار مجھ پر نازل فرمائے تھے۔ یہ مبارک خواب اور یہ مبارک دعائیہ اشعار میں پہلے اپنی کتاب اور مضامین میں درج کر چکا ہوں۔ لیکن چونکہ اس خواب اور اِن اشعار کا حضورؑ کے اِس الہام سے گہرا تعلق ہے لہٰذا ضرورتاً میں اِن کا

دوبارہ یہاں ذکر کرتا ہوں۔ یہ بھی یاد رہے کہ بظاہر یہ ایک خواب ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ خواب اس رنگ میں دکھائی ہے کہ اگر میں اپنی کسی نفسانی کمزوری کی وجہ سے اس سچائی سے بھاگنا بھی چاہوں تو بھی بھاگ نہیں سکتا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے پہلے نبیوں اور رسولوں پر اتمام حجت کر کے انہیں بڑے بڑے فرعونوں اور ظالموں کے آگے کھڑا کر دیا تھا اور وہ بیچارے اُف تک نہ کر سکے۔ مثلاً جب کوہِ طور پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا جلوہ دکھاتے ہوئے اُسے باغی فرعون کے پاس جانے کے لیے کہا تھا تو کیا وہ اس کا انکار کر سکتے تھے؟ ہرگز نہیں۔ وسط دسمبر ۱۹۸۳ء میں ایک مبارک سجدہ سے اُٹھنے کے بعد سے آج تک میرا بھی کچھ یہی حال ہے۔ میں جس کیفیت سے آج تک گزرا ہوں یا گزر رہا ہوں اس کا قیاس کرنا بھی میرے لیے محال تھا۔ نظام جماعت یا بعض ناسمجھ احمدی مجھے گالیاں تو نکال سکتے ہیں اور مجھ سے ہنسی ٹھٹھا بھی کر سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی فرض سونپے جانے کے بعد کسی بندے کی کیا حالت ہوتی ہے اس کا وہ اندازہ نہیں کر سکتے؟ جہاں تک گالیوں اور ہنسی ٹھٹھے کا تعلق ہے تو کیا مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کیساتھ یہی کچھ نہیں ہوا۔ میری افرادِ جماعت سے درخواست ہے کہ اگر آپ کو میرے دعویٰ میں کوئی شک ہے تو آپ کسی طرح خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب اور علمائے جماعت کو مجھ اَن پڑھ کے مقابلہ کیلئے تیار کرواو اسکے بعد بانئے سلسلہ احمدیہ کی روحانی طاقت اور آپکی دعا کے نتیجے کا جلوہ دیکھ لینا؟ اللہ تعالیٰ نے جو منظوم دعائیہ اشعار مجھے بخشے تھے وہ درج ذیل ہیں:۔

ایک عظیم الشان دُعا

اے میرے اللہ اب تو میری پکار سن لے
بخشش کا میں ہوں طالب، میرے غفار سن لے

میں گنہ گار بندہ در پہ ہوں تیرے آیا
شرمندگی کے آنسو اپنے ہوں ساتھ لایا

گلیوں میں رو رہا ہوں، آنسو بہا رہا ہوں
دردر کی ٹھوکریں، اے مالک میں کھا رہا ہوں

تو پاک مجھ کو کر دے اور نیک بھی بنا دے
اسلام کی محبت، دل میں میرے بٹھا دے

ہر آن رکھوں دیں کو، دنیا پہ میں مقدم
اسلام کی فتح کا، ہو فکر مجھ کو ہر دم

اسلام کی صداقت دنیا میں، میں پھیلاؤں
شمع ہدایت ، ہر گھر میں، میں جلاؤں

اسلام پر جیُوں میں، اسلام پر، مروں میں
ہر قطرہ اپنے خوں کا ، اس کی نظر کروں میں

برائی سے بچوں ، اور زباں پہ ہو صداقت
تیرے چمن کا گل ہوں گل کی تو کر حفاظت

ایک عظیم الشان خواب

”ربوہ اور لالیاں کے درمیان ایک ندی ہے جو اب خشک ہو چکی ہے۔ اسکے دونوں کناروں پر تھوڑا تھوڑا سبزہ تھا۔ ندی کے شمال مغربی کنارے پر میں خواب میں اچانک اپنے آپ کو حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے کھڑا پاتا ہوں۔ حضور علیہ السلام مجھ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔ غفار نماز پڑھا کرو اور میرے ساتھ دعا کرو۔ میں نے حضور علیہ السلام کے ساتھ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف دعا کیلئے اُٹھا لیے اور اس وقت میں اللہ تعالیٰ کے حضور یہی منظوم الہامی دعا پڑھ رہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔“

۱۹۸۴ء میں ایک دن میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر نازل ہونیوالے الہامات کا مطالعہ کر رہا تھا۔ جب میں متذکرہ بالا الہام (اُجِیبُ دَعْوَتُکُمَا۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ ترجمہ۔ تم دونوں کی دُعا قبول کی گئی۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے) پر پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ اس الہام میں اُن دو دعاؤں یعنی آقا اور غلام کی دعا کا ذکر ہے جس میں مجھے اپنے آقا کیساتھ بذریعہ خواب شامل ہونے کی توفیق بخشی گئی تھی۔ (متذکرہ بالا الہام حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر دسمبر ۱۹۰۷ء میں نازل ہوا تھا۔ اس الہام کے نزول کے تقریباً ستر (۷۰) سال بعد اللہ تعالیٰ اس عاجز کو ایک خواب دکھاتا ہے جس میں حضورؑ اِس عاجز کو اپنی دُعا میں شامل فرماتے ہیں اور خاکسار اس وقت آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر متذکرہ بالا منظوم الہامی دُعائیہ اشعار پڑھتا ہے) اس وقت اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بھی ڈالا کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے اس وقت اپنی دُعا میں اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا نشانِ رحمت مانگا تھا جس سے دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اب اس میں کیا شک رہ جاتا ہے کہ حضورؑ کے متذکرہ بالا الہام میں حضورؑ کی دُعا کے ساتھ ساتھ خاکسار کی متذکرہ بالا منظوم الہامی دُعا کی قبولیت کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔؟ اب اِنِّی مَعَكَ یَامَسْرُوْرُ کے الہام کے سلسلہ میں کیا جناب مرزا مسرور احمد صاحب یا مورخِ احمدیت کے پاس بھی کوئی ایسی دلیل ہے؟ میرے خیال میں اگر اُن کے پاس ایسی کوئی دلیل ہوتی تو وہ اُسے ضرور پیش کرتے بلکہ افرادِ جماعت ایم ٹی اے پر اُسے سن سن کر تھک جاتے۔

”اِنِّیْ مَعَ الْغَفَّارِ۔ اٰتِیْكَ بَغْتَةً۔“

اب میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے الہام اِنِّیْ مَعَ الْغَفَّارِ۔ اٰتِیْكَ بَغْتَةً کی طرف آتا ہوں۔ حضورؑ پر یہ الہام ۱۶؍ نومبر ۱۸۹۸ء کو نازل ہوا تھا۔ اس سے ایک دن پہلے یعنی ۱۵؍ نومبر ۱۸۹۸ء کو حضورؑ پر درج ذیل الہامات نازل ہوئے تھے:۔

”اِنِّیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی۔ فَاصْبِرْ حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ۔ جَزَاءُ سَیِّئَةٍ بِمِثْلِھَا۔ وَتَرْھَقُھُمْ ذِلَّةٌ۔ مَا لَھُمْ مِّنْ عَاصِمٍ۔ فَاصْبِرْ حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ۔ اِنِّیْ مَعَکُمْ اَسْمَعُ وَاَرٰی۔ اِنِّیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی۔“ (تذکرہ چہارم ایڈیشن صفحہ ۲۶۸۔۲۶۹) ترجمہ۔ یقیناً میں تم دونوں کیساتھ ہوں سُنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ پس تم صبر کرو اس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم نافذ کرے۔ برائی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا۔ اور اِن لوگوں پر ذلّت طاری ہوگی۔ اللہ (کے عذاب) سے انہیں کوئی نہیں بچا سکے گا۔ پس تم صبر کرو اس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم نافذ کرے۔ یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں سُنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ یقیناً میں تم دونوں کیساتھ ہوں سُنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔

اِن الہامات میں اللہ تعالیٰ نے شروع میں بھی اور آخر میں بھی یہ فرمایا ہے کہ ”یقیناً میں تم دونوں کیساتھ ہوں سُنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔“ اب اِن ”دونوں“ میں سے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں تم دونوں کیساتھ ہوں ایک تو خود حضرت مہدی و مسیح موعودؑ ہیں اور الہام میں دوسرا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو بتایا ہے کہ دوسرا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا موعود ذکی غلام ہے اور اللہ تعالیٰ کو چونکہ علم تھا کہ اُس نے یہ موعود غلامی عبدالغفار نامی بندے کو بخشی تھی لہٰذا اگلے دن یعنی ۱۶؍ نومبر ۱۸۹۸ء کے الہام میں اِنِّیْ مَعَ الْغَفَّارِ۔ اٰتِیْكَ بَغْتَةً۔ میں اُس کے نام کا ذکر فرما دیا۔ اب اِس بات کہ حضورؑ کے اس الہام اِنِّیْ مَعَ الْغَفَّارِ۔ اٰتِیْكَ بَغْتَةً۔ میں موعود غلام مسیح الزماں کا ذکر ہے میں کیا شک رہ جاتا ہے؟؟؟ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَار

مزید برآں یہ ایسا واقعہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ پہلے کسی احمدی نوجوان پر چند منظوم دعائیہ اشعار نازل فرمائے۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ اُس نوجوان کو ایسی خواب دکھائے کہ وہ خواب میں اپنے آقا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے رُوبرُو کھڑا ہوا اور آقا اُسے اپنی دُعا میں شامل ہونے کا حکم فرمائیں اور وہ احمدی نوجوان اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر اپنے آقا کی دُعا میں شامل ہو جائے۔ اس وقت دعا میں وہ نوجوان وہی سابقہ منظوم الہامی دعائیہ اشعار پڑھے جو غیب سے اُس کے دل پر نازل کیے گئے تھے۔ پھر پندرھویں صدی کے سر پر اس نوجوان کیساتھ کھلا کھلا مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ شروع ہو جائے اور ساتھ ہی اس وقت کے خلیفۃ المسیح الرابع جماعت احمدیہ کے آگے اپنے منظوم کلام میں یہ اعلان بھی فرما دیں کہ ؎

عصرِ بیمار کا ہے مرض لا دوا ، کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا ۔ اے غلامِ مسیح الزماں ہاتھ اٹھا، موت آ بھی گئی ہو تو ٹل جائے گی

واضح رہے کہ پھر ایسے احمدی نوجوان کے غلامِ مسیح الزماں ہونے میں کیا شک رہ جاتا ہے؟ اگر جماعت احمدیہ کا خلیفہ اور افرادِ جماعت بانئے سلسلہ احمدیہ کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہیں کہ:۔ ”اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان کسی بات کو خالی الذہن ہو کر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا۔ اس وقت تک پرانے خیالات نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سنے تو اسے یہ نہیں چاہیے کہ سنتے ہی اس کی مخالفت کے لیے تیار ہو جاوے بلکہ اس کا فرض ہے کہ اسکے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور انصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالےٰ کے خوف کو مدنظر رکھ کر تنہائی میں اس پر سوچے۔“ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۱ تا ۳)

تو وہ کبھی بھی ایسے احمدی نوجوان کے سچا ہونے میں شک نہیں کر سکتے۔ ایسے نشان سے بڑھ کر کسی مدعی کی سچائی کیلئے اور کیا نشان ہو سکتا ہے؟؟؟ ؎

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں ۔ اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

سوال نمبر۳:۔آپ کا سوال ہے کہ دجّال غصہ میں آئے گا اور اُسے غصہ کون دلائے گا؟؟؟

dajjal come in anger and which wilmake him angery. pl explain.

الجواب۔یاد رہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد ایک سے زیادہ دجّالوں کی خبر دی ہے اور جس دجّال کی آپ بات کر رہے ہیں وہ دجّالِ موعود ہے۔پچھلی صدی ہجری میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو بھی ایک دجّال کا سامنا کرنا پڑا تھا۔جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

’’اب یہ سوال بھی قابل حل ہے کہ مسیح ابن مریم تو دجّال کیلئے آئیگا۔آپ اگر مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہو کر آئے ہیں تو آپکے مقابل پر دجال کون ہے؟اس سوال کا جواب میری طرف سے یہ ہے کہ گو میں اس بات کو تو مانتا ہوں کہ ممکن ہے کہ میرے بعد کوئی اور مسیح ابن مریم بھی آوے اور بعض احادیث کی رو سے وہ موعود بھی ہو۔اور کوئی ایسا دجّال بھی آوے جو مسلمانوں میں فتنہ ڈالے مگر میرا مذہب یہ ہے کہ اس زمانہ کے پادریوں کی مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔‘‘(روحانی خزائن جلد۳ صفحہ ۳۶۲)

آپکے سوال کے جواب میں عرض ہے کہ بلاشبہ دجال ایک غصے کی وجہ سے خروج کرے گا۔جیسا کہ ہمارے سید و مولا آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:۔

(۱)’’ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِیَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَیَّادٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا اَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتّٰی مَلَاءَ السِّکَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰی حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَ مِنْ اِبْنِ صَیَّادٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا یَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ یَغْضُبُهَا ۔‘‘(صحیح مسلم جلد۶ صفحہ ۳۹۵)

ترجمہ۔نافعؓ سے روایت ہے کہا ابن صیاد مدینہ کے ایک راستہ میں ابن عمرؓ کو ملا ابن عمرؓ نے اسکو ایسی بات کہہ دی جس سے وہ ناراض ہو گیا وہ پھول گیا۔یہاں تک کہ اس نے راستہ کو بھر دیا۔ابن عمرؓ حضرت حفصہؓ کے گھر گئے۔انہیں اس واقعہ کی اطلاع مل گئی تھی وہ کہنے لگی اللہ تجھ پر رحم کرے ابن صیاد سے تو کیا چاہتا تھا۔کیا تجھے علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ دجّال ایک غصہ کی وجہ سے نکلے گا جو اِس کو ناراض کر دے گا۔

(۲)’’عَنْ نَافِعٍ قَالَ-------- اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّهُ قَدْ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یَبْعَثُهُ عَلَی النَّاسِ غَضَبٌ یَغْضَبُهُ۔‘‘(صحیح مسلم جلد۶ صفحہ ۳۹۶)

ترجمہ۔نافعؓ سے روایت ہے کہا۔۔۔۔کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اوّل جو چیز دجّال کو بھیجے گی لوگوں پر وہ اس کا غصہ ہے(یعنی غصہ اِس کو نکالے گا)۔

اب یہ واقعہ تو عملاً وقوع پذیر ہو چکا ہے کہ ایک ملک کے صدر نے بانگ دہل یہ کہا کہ کچھ لوگوں نے ہمیں غصہ دلایا ہے اور پھر اسی صدر نے بعض ایسے مسلمان ممالک پر چڑھائی بھی کر دی جن کے حکمرانوں نے اُس کی بات ماننے سے انکار کیا تھا۔اب ایک ملک کے صدر یا قوم یا مغربی اقوام کو کس واقعہ نے غصہ دلایا تھا؟ہم سب جانتے ہیں کہ یہ واقعہ ’’نائن الیون‘‘ کا تھا اور یہ سب باتیں آن دی ریکارڈ(on the record)ہیں۔

سوال نمبر۴:۔خاکسار کی بیعت کرنے کا فائدہ یا نہ کرنے کا نقصان کیا ہے؟؟؟

Pls whats advantage and disadvantage entering your baatt asked a friend.

الجواب۔آپ کے کسی دوست نے سوال کیا ہے کہ اس عاجز کی بیعت کرنے کا کیا فائدہ اور نہ کرنے کا نقصان کیا ہے؟تو اس ضمن میں عرض ہے کہ میری بیعت کا بھی وہی فائدہ ہوگا جو کہ پہلے خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے مرسلوں کی بیعت کا لوگوں کو فائدہ ہوا تھا۔یاد رہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو اپنی رحمت کا نشان بناتے ہوئے اُس پر اپنی فضل کی چادر اوڑھتا ہے تو جس طرح لوگ اُس بندے کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اُس کیساتھ شامل ہوتے جاتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل کا دائرہ بھی وسیع کرتا چلا جاتا ہے۔ثانیاً۔یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو موعود وجود دنیا میں بغرضِ اصلاح مبعوث کیے جاتے ہیں وہ ایک قسم کے ترازو ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اِنکے ذریعہ اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے کہ نبیوں پر اپنے ایمان میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟اور کون خدا کا بندہ ہے اور کون دنیا کا طالب؟

خاکسار ایک مثال کیساتھ اس کی وضاحت کرتا ہے۔اب سے پندرہ سو سال پہلے بانئے اسلام حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ دنیا میں ظاہر ہوئے۔جو لوگ آپ ﷺ پر ایمان لائے وہ مسلمان کہلاتے ہیں۔آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے آپکی اُمت کی آزمائش یا آپکی اُمت کا ایمان جانچنے کیلئے بہت ساری پیشگوئیاں عنایت فرمائی تھیں۔آپ ﷺ نے اِن پیشگوئیوں کو اپنی اُمت کے آگے بیان فرما دیا۔اِن پیشگوئیوں میں مہدی و مسیح موعود کی پیشگوئیاں بھی شامل ہیں۔اب ان پیشگوئیوں میں آپ ﷺ کی اُمت کی آزمائش تھی کہ وہ آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے میں کہاں تک سچی ہے؟یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اُمت کے ایمان کی پڑتال کس طرح ہو سکتی ہے؟وہ اس طرح کہ آنحضور ﷺ کے فرمان کے مطابق جب وہ مہدی و مسیح موعود ظاہر ہوگا تو جو لوگ اُس مہدی و مسیح کو قبول کریں گے تو وہ دراصل آنحضرت ﷺ پر اپنے ایمان لانے میں سچے ہونگے اور جو اُس کا انکار کر دیں گے تو وہ صرف نام کے مسلمان ہونگے اور دنیا کے طالب۔ایک صدی قبل جب آنحضور ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ہندوستان میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کا بطور

مہدی و مسیح موعود ظہور ہوا تو جولوگ آپؑ پر ایمان لے آئے تو وہ تو اپنے ایمان میں سچے اور پکے نکلے اور جنہوں نے آپ کا انکار کر دیا تو وہ نام کے اور صرف پیدائشی مسلمان نکلے۔ ایک صدی قبل اُمت محمدیہ کی تعداد کتنی ہوگی؟ آج اگر ڈیڑھ ارب ہے تو اُس وقت یقیناً پچاس (۵۰) کروڑ تو ضرور ہوگی۔ اب آنحضرتﷺ کے فرمان کے مطابق ظاہر ہونے والے مہدی و مسیح موعود پر کتنے مسلمان ایمان لائے تھے۔ میرے علم کے مطابق یہ تعداد ہزاروں سے آگے نہ بڑھ سکی۔ یہی مومن دراصل آنحضرتﷺ پر اپنے ایمان میں سچے ثابت ہوئے اور باقی سارے پیدائشی مسلمان تھے۔

۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کا معاملہ بھی یہی ہے۔ اس الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو ایک زکی غلام کا وعدہ بخشا تھا اور آپؑ نے اپنے اس موعود زکی غلام کو مصلح موعود کا لقب بخشا تھا۔ اس الہامی پیشگوئی میں آپؑ کی جماعت کی آزمائش تھی اُسی طرح جس طرح مہدی و مسیح موعود سے متعلقہ پیشگوئی میں اُمت محمدیہ کی آزمائش ہوئی تھی۔ اب دیکھتے ہیں کہ اس آزمائش میں کتنے احمدی کامیاب ہوتے ہیں؟ جو کامیاب ہونگے وہی دراصل سچے احمدی ہونگے باقی سارے پیدائشی احمدی۔ اب اگر کوئی احمدی یا کوئی اور یہ سوال کرے کہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق خلیفہ ثانی تھے تو وہ میدان میں آئے اور خلیفہ ثانی صاحب کا مصلح موعود ہونا تو درکنار آپ کا پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں آنا ثابت کر کے دکھا دے؟ اب اگر جماعت احمدیہ خلیفہ ثانی صاحب کو پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں ثابت نہیں کر سکتی تو پھر خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کے جھوٹے ہونے میں کسی کو کیا شک رہ سکتا ہے؟ اے افرادِ جماعت: ۔ ذرا ہوش میں آؤ۔ کیا یہ درجِ ذیل شعر جو ایک پیشگوئی پر مشتمل تھا خلیفہ رابع صاحب کا نہیں ہے؟؟ ؎

یہ دعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا، ساحروں کے مقابل بنا اژدھا ۔ آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دعا، سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی

جناب خلیفہ رابع صاحب کی یہ خبر سچی تھی اور اللہ تعالیٰ نے لاشعوری طور پر پیشگوئی کے رنگ میں آپکے منہ سے احمدیوں کی راہنمائی کیلئے یہ خبر نکلوائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس شعر کی تعبیر اس عاجز کے وجود میں ظاہر فرمائی ہے؟ آج حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی یہ دعا جماعتی خود ساختہ مصلح موعود کو نگل کر میدان میں بیٹھی ہے۔ اگر کسی کو اس میں شک ہے تو وہ میدان میں آ کر اپنا شک دور کر لے اور محمدی مریم کی دعا کی تاثیر کا اندازہ کر لے۔ یہاں ضمناً عرض کرتا چلوں کہ اگر تو مصلح موعود کو لوگوں نے بنانا تھا یا اُس نے خود بننا تھا تو پھر تو خلیفہ ثانی صاحب پکے مصلح موعود تھے لیکن اگر مصلح موعود کو اللہ تعالیٰ نے بنانا ہے تو پھر یاد رہے کہ ایک خلیفہ ثانی تو کیا اللہ تعالیٰ نے بانئ سلسلہ کی زندگی میں ہی آپؑ کے سب لڑکوں کو اس الہامی پیشگوئی کے دائرہ بشارت سے باہر نکال دیا تھا؟ جہاں تک خاکسار کے دعویٰ غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود کا تعلق ہے تو اس عاجز نے اپنی سچائی کے حق میں جو الہامی، علمی اور قطعی ثبوت پیش کیا ہے کیا جماعت احمدیہ اس ثبوت کو جھٹلا سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور اس طرح اس عاجز کے مصلح موعود ہونے میں کیا شک رہ جاتا ہے؟ امید ہے اس وضاحت کے بعد آپ کے دوست پر میری بیعت کرنے کی افادیت اور نہ کرنے کا ضرر واضح ہو جائیگا۔ ؎ کہاں مانتے تھے اہل سخن دانش ۔ بڑے زوروں سے منوایا گیا ہوں

والسلام

خاکسار

عبدالغفار جنبہ۔ کیل جرمنی

مورخہ ۲۱ رفروری ۲۰۰۸ء

☆☆☆☆☆☆☆☆